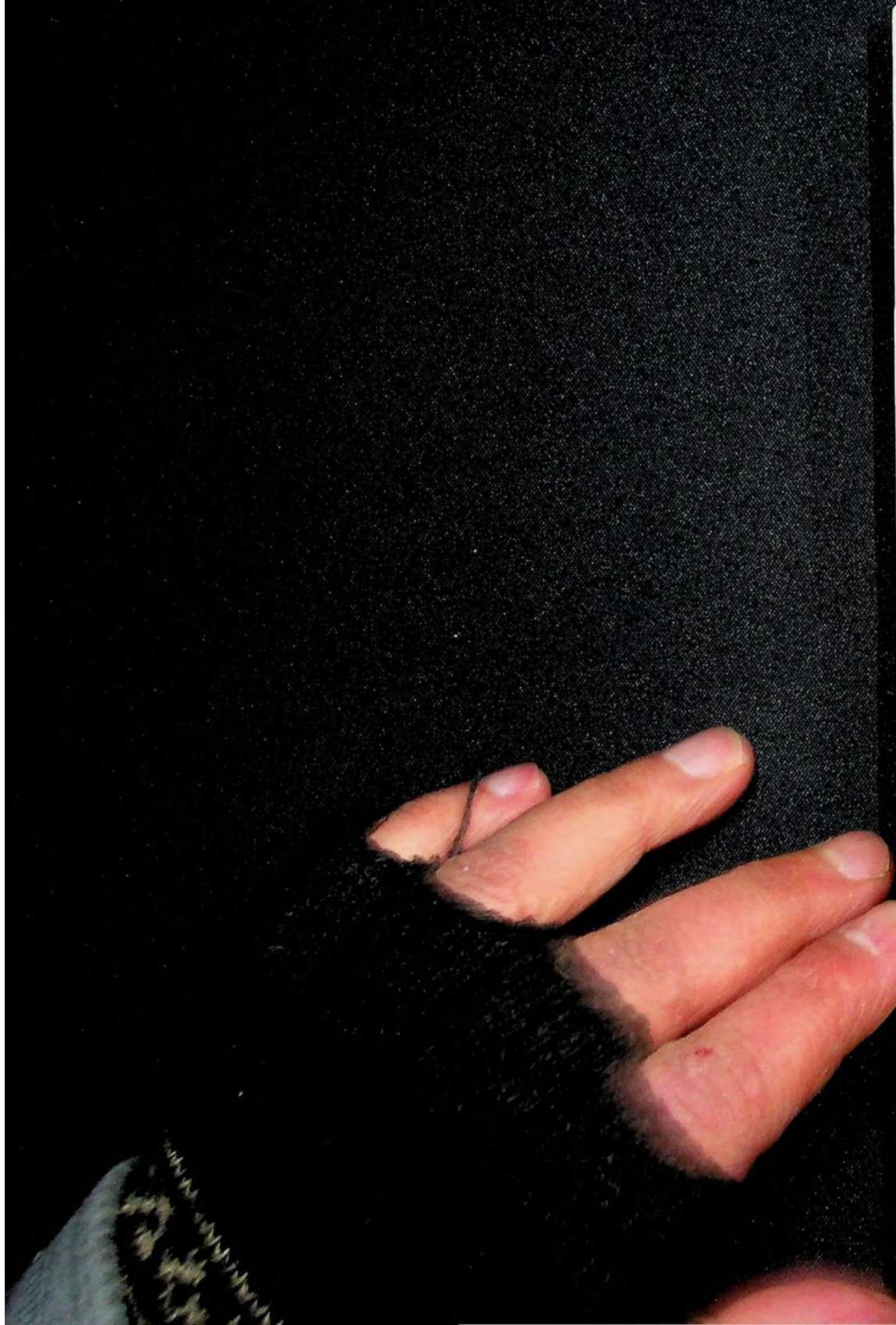


ہمارا ادب

ہم عصر ڈراما نمبر

جموں اینڈ کشمیر

اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویج



سالنامہ

ہمارا ادب

سرینگر، کشمیر

2016-17

ہم عصر ڈراما نمبر

نگراں : ڈاکٹر عزیز حاجی

مدیر اعلیٰ : محمد اشرف ٹاک

مدیر : محمد سلیم سالک

معاون مدیر : سلیم ساغر

معاون : محمد اقبال لون

جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویج

ناشر : سیکریٹری، جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر
 اینڈ لینگویجس
 کمپیوٹر کمپوزنگ / سرورق : فیروز احمد کار
 قیمت : ۵۰ روپے
 اشاعت : ۲۰۱۶-۱۷
 ISSN نمبر : 2277-9841

”ہمارا ادب میں جو مضامین شائع ہوتے ہیں اُن
 میں ظاہر کی گئی آرا سے اکیڈمی کا کُلا یا جُزواً اتفاق ضروری
 نہیں۔“

☆.....خط و کتابت کا پتہ:

مدیر ”ہمارا ادب“ اردو

جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لنگویجس

سرینگر/جموں

ای میل: salimsalik2012@gmail.com,
 saleemsaghar123@gmail.com

فون نمبرات: 9419711330, 9419072288

فہرست

04	محمد اشرف ٹاک	☆ حرفِ آغاز
05	میری دھرتی، میری جنت	☆ نور شاہ
21	موت کا جزیرہ	☆ ظہور الدین
68	انجام	☆ عبدالغنی شیخ
87	انسان	☆ ویریندر پٹواری
114	منٹو کا فارمولا	☆ شوکت شہری
161	سرحد کے پیچھے	☆ آنند لہر
175	خواب	☆ مشتاق مہدی
193	قانون شکن	☆ بلراج بخشی
232	دو بوند جگر سوز	☆ ریاض معصوم قریشی
257	خوشبو	☆ زاہد مختار
274	روح کی آہٹ	☆ محمد امین بٹ
295	رشتہ	☆ ولی محمد خوشباش
310	نفرت کی لکیر	☆ اشرف عادل
331	گھر	☆ منوج شیری
347	اونچے دروازے	☆ پرویز ملک
370	پرایا آنگن	☆ راجہ یوسف
400	سچ کی جیت	☆ شوکت نسیم
417	آخری ثبوت	☆ عارض ارشاد
436	جموں و کشمیر میں اردو تھیٹر اور ڈراما	☆ ڈاکٹر محی الدین زور کشمیری

حرفِ آغاز

ریاست جموں و کشمیر کے حوالے سے ہم عصر اردو شعری انتخاب نمبر، ہم عصر افسانہ نمبر اور ہم عصر ناولٹ نمبر کی اشاعت کی کامیاب کوششوں کو ہمارے قارئین نے پسندیدگی کی نظروں سے دیکھا اور اب ہم عصر ڈرامہ نمبر کی سوغات لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ آج سے چار برس قبل ہم عصر تھیٹر نمبر قارئین کی نذر کیا تھا اور تب سے ہم عصر ڈراما کی اشاعت کی فرمائشیں موصول ہو رہی تھیں۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہمارے ہاں ڈراما کا فن بہت سی آزمائشوں سے دوچار ہے۔ نئے ڈراما نگار بہت کم سامنے آرہے ہیں اور معیار میں بھی وہ بات نہیں رہی جس کے لئے ریاست کے ڈراما نگار جانے اور پہنچانے جاتے تھے۔ زیرِ نظر اشاعت میں ہم نے ریاست کے بعض سرکردہ ڈراما نگاروں کی سوغاتیں شامل کی ہیں تاکہ ایک اجمالی خاکہ سامنے آسکے۔ موقعِ محل کے اعتبار سے کئی اور ڈراموں کے شامل کرنے کی بھی گنجائش تھی لیکن جو کچھ بدست ہے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔

ادارہ اُن تمام ڈراما نگار حضرات کا بے حد ممنون ہے جنہوں نے ہماری گزارش کو شرفِ قبولیت بخشے ہوئے ہمیں اپنی نگارشات سے نوازا ہے۔ اردو شعبہ کے اراکین کا شکریہ ادا کرنا ایک خوشگوار فریضہ ہے جنہوں نے اس موقع پر وجیکٹ کو کامیابی سے ہم کنار کرایا۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس کوشش کو نظرِ تحسین سے دیکھا جائے گا۔ اس سلسلے میں ہمیں آپ کی آرا کا انتظار رہے گا۔

☆..... محمد اشرف ٹاک

☆.....نور شاہ

میری دھرتی، میری جنت

صبح کا وقت!

(پس منظر میں گولیوں کی گھن گرج دور سے سنائی دیتی ہے اور پھر بچوں اور عورتوں کی چیخ و پکار..... یہ آوازیں آہستہ آہستہ فیڈ اوٹ ہو جاتی ہیں اور دھیمی سی موسیقی ابھرتی ہے)

سجاد: (خود کلامی) یہاں کچھ بھی نہ ہوگا یہ کبھی نہ سوچا تھا۔ موت کی سی ویرانی ہے، ہر سمت دھول اڑ رہی ہے، دھوئیں کے کثیف بادل اٹھ اٹھ کر فضا میں بکھر رہے ہیں۔

(.....موسیقی میں تیزی آ جاتی ہے اور پھر مدھم پڑ جاتی ہے.....!)

سجاد: کل تک وہ چھوٹا سا بنگلہ ہلکی دھوپ کی چھاؤں میں کھڑا میری روح کی تسکین کا باعث تھا اور اب یہاں جھلستی ہوئی اینٹوں اور پتھروں کا ایک انبار ہے اور بے کراں سناٹا..... اور میری بجھی بجھی سی آنکھیں مٹی اور راکھ کے اس انبار تلے جیسے کچھ تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہیں..... (لمبی آہ بھرتا ہے) آس پاس کے چند مکانوں کی حالت بھی کچھ ایسی ہے اور ان کے مکین..... کہاں گئے یہ سارے..... (.....خوفناک موسیقی ابھرتی ہے اور فیڈ آؤٹ ہو جاتی ہے.....)

سجاد: لیکن مجھے اپنے گھر کے مدفن کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آ رہا ہے۔ جن پھولوں سے کبھی مہک ابھرتی تھی، خوشبو آتی تھی وہ پھول اب مڑ جھا چکے ہیں، جل چکے ہیں۔ بالکل یہیں، اسی جگہ پھولوں کی کیاریاں تھیں اور اب یہاں کچھ بھی نہیں..... ان کیاریوں میں پانی دیتے وقت جب نازش ہنستی تھی تو اُس کی خوبصورتی میں اور اضافہ ہوتا تھا۔

(..... نازش کے ہنسنے کی آواز سنائی دیتی ہے..... ایک طویل ہنسی..... اور پھر موسیقی ابھرتی ہے اور فیڈ اوٹ ہو جاتی ہے.....)

سجاد: اپنے گھر میں داخل ہوتے ہی نیند سے بھرپور انگڑائیاں مجھے اپنی آغوش میں لینے کے لئے لپکی تھیں۔ میرا مکان..... میرا گھر..... ہم دونوں کے رہنے کی جگہ..... ہم دونوں کا گھر..... میرا اور نازش کا گھر.....

(موسیقی ابھرتی ہے اور جیسے دور سے نازش کی آواز ابھرتی ہے۔)

نازش: آگئے۔

سجاد: ہاں۔

نازش: بہت دیر کر دی آتے آتے.....

سجاد: تم انتظار کر رہی تھی۔

نازش: ہاں حسب معمول..... روز کی طرح.....

سجاد: اب اندر آنے کو نہیں کہو گی.....

نازش: آتے کیوں نہیں.....

سجاد: تم جو دروازے پر کھڑی، ہو میرا راستہ روکے.....

(..... دونوں ہنستے ہیں اور آہستہ سے یہ ہنسی فیڈ اوٹ ہو جاتی ہے.....)

(..... موسیقی ابھرتی ہے اور فیڈ آؤٹ ہو جاتی ہے.....)

سجاد: ہاں..... ہاں یہی تو ہمارا گھر تھا، ہمارے رہنے کی جگہ..... کیا نہیں تھا اس گھر میں..... اس کی ادھ جلی دیواروں میں اب بھی میری اور نازش کی محبت کے کتنے ہی ان گنت لمحات پوشیدہ ہیں..... مجھے یاد آرہا ہے..... نازش اس گھر میں میری شریک سفر بن کر آئی تھی اور یہاں اس گھر میں ہماری محبت کو ابدیت مل گئی تھی..... مجھے یاد آرہا ہے یونیورسٹی کا وہ زمانہ..... وہ ماحول جہاں ہم پہلے دوست بنے تھے اور یہ دوستی آہستہ آہستہ محبت میں بدل گئی۔

(تیز موسیقی کی ایک لہر)

سجاد: پیار کی قندیلیں جلا کر تم نے میری تاریک راہوں میں زندگی کی روشنی بکھیر دی ہے۔

نازش: محبت کی شمعیں جلتی ہیں اور جل کر ہی روشنی بکھیرتی ہیں۔

سجاد: ہاں نازو..... محبت کی یہ شمعیں اب ہمیشہ ہمیشہ جلتی رہیں گی۔ ہماری زندگی اس روشنی سے تاباں رہے گی لیکن.....

نازش: لیکن کیا

سجاد: تم جانتی ہو کہ ہماری تعلیمی زندگی کا دور ختم ہو رہا ہے، چند دنوں میں فائنل رزلٹ آنے والے ہیں اور پھر.....؟

نازش: پھر کیا.....

سجاد: تم جانے کہاں چلی جاؤ گی.....

نازش: جانتی ہوں کہ میں کہاں جا رہی ہوں۔

سجاد: میں بھی تو کچھ جان لوں۔

نازش: میں..... میں

سجاد: ہاں ہاں کہو..... رُک کیوں گئیں

نازش: (ہنستے ہوئے) میں تو اپنے گھر جاؤں گی.....

سجاد: گھر۔

نازش: ہاں گھر اور جانتے ہو میرا گھر کہاں ہے

سجاد: نہیں تو.....

نازش: بتادوں.....

سجاد: ہاں ہاں اب تو بتا ہی دو..... دل گھبرارہا ہے۔

نازش: تو سنو..... ذرا اپنا کان ادھر لے آؤ..... ہاں..... ہاں..... ایسے ہی اور اب

سنو..... میرا گھر وہی ہے جو تمہارا گھر ہے۔

سجاد: (خوش ہو کر) سچ

نازش: بھلا میں جھوٹ کیوں بولوں۔

سجاد: You are great..... یہ کہہ کر تم نے میری محبت کو ابدیت بخشی ہے، ایک

لافانیت عطا کی ہے۔ کبھی نہ ختم ہونے والا ایک سلسلہ You are great, the

greatest

نازش: (ہنستے ہوئے) Really؟

(دونوں بھرپور قہقہہ لگاتے ہیں۔ موسیقی اُبھرتی ہے اور پھر فیڈ آؤٹ ہو جاتی

ہے۔ شادی کا منظر..... شور و غل..... اور پھر مولوی صاحب کے قرآن پڑھنے کی

آواز اُبھرتی ہے۔ جیسے نکاح خوانی کی تقریب ہو رہی ہو اور پھر یہ آواز بھی

فیڈ آؤٹ ہو جاتی ہے.....)

سجاد: (ہنستے ہوئے) ارے تم شرمارہی ہو..... اور وہ بھی مجھ سے..... اپنے سجاد

سے..... کچھ بولو تو سہی..... تمہاری یہ خاموشی اچھی نہیں لگی..... چلے آج میں ہی

بولتا ہوں..... میری بات سننے کے لئے تیار ہو..... تو سنو..... تمہیں اپنے اتنے

قریب دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے.....

نازش: جیسے کیا.....

سجاد: ارے تمہارے ہونٹوں کو بھی زبان مل گئی..... میں تو سوچ رہا تھا کہ ساری عمر مجھے ہی بولنا پڑے گا۔

نازش: (ہنستے ہوئے) اور ساری عمر مجھے سننا پڑے گا..... یہی نا.....

Change Over

(جیپ چلنے کی آواز..... اور پھر رکنے کی آواز..... قدموں کی آہٹ..... دروازہ کھٹکھٹانے کی صدا۔ اور پھر دروازہ کھولنے کی آواز اُبھرتی ہے)

نازش: آگئے۔

سجاد: جی ہاں۔

نازش: کیا لاؤں آپ کے لئے..... ٹھنڈا گرم..... چائے..... کافی۔

سجاد: نہیں، ابھی کچھ نہیں۔

نازش: پھر بھی کچھ۔

سجاد: جی ہاں۔

نازش: کیا۔

سجاد: آپ کا کرم..... آپ کی عنایت، آپ کی محبت۔

نازش: لیکن ان سے بھوک نہیں مٹی۔

سجاد: جی ہاں، جانتا ہوں لیکن آپ کی صورت میں نہ جانے کیسا جادو ہے کہ دیکھتے ہی پیٹ کی بھوک مٹ جاتی ہے اور.....

نازش: اور کیا.....

سجاد: آنکھوں کی بھوک بڑھتی ہے

نازش: دیکھئے کیپٹن صاحب، آپ اپنی فوجی یونیفارم اتار دیجئے۔ سیولین لباس میں شریفوں کی طرح ہمارے ساتھ بیٹھ کر ایک کپ گرم گرم کافی پی لیجئے۔

سجاد: فوجی یونیفارم میں کیا ہم شریف نظر نہیں آتے۔

نازش: نہیں ایسی بات نہیں، گھر میں گھریلو لباس ہی بھلا لگتا ہے اور یہ ہمارا گھر ہے جنگ کا کوئی میدان تو نہیں۔

سجاد: آپ کے سامنے جو کتاب پڑی ہے یہ تو جنگ کے بارے میں ہے۔ ٹھیک کہہ رہا ہوں نا.....

نازش: جی ہاں جنگ کے پس منظر میں ایک بڑی درد بھری کہانی کو قلم کار نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا ہے۔

سجاد: مجھے شاید جانا پڑے۔

نازش: (گھبرا کر) جانا پڑے..... کہاں.....

سجاد: کسی Foreign Country میں۔

نازش: کسی ٹرینک کے سلسلہ میں۔

سجاد: نہیں تو۔

نازش: پھر۔

سجاد: ایک Peace Mission ترتیب دیا جا رہا ہے۔ انٹرنیشنل لیول پر۔ ہمارے ملک

سے بھی کچھ فوجی اور غیر فوجی آفیسرز کو اس مشن میں شامل ہونے کے لئے

Nominate کیا جا رہا ہے۔ میرا بھی Selection ہو چکا ہے۔ It is being

done at the highest level۔ بہت بڑا اعزاز ہے میرے لئے..... کیپٹن

سجاد کے لئے..... لگتا ہے کہ تم میرے اس اعزاز سے خوش نہیں ہو۔

نازش: نہیں تو..... لیکن جانا کہاں ہے، کون سی کنٹری ہے وہ

سجاد: اس کے بارے میں ابھی اطلاع نہیں دی گئی ہے۔ We have been told

to be ready اور سنو۔

نازش: کیا۔

سجاد: اس Delegation میں دنیا کے اُن دوسرے ممالک سے بھی فوجی اور غیر فوجی آفسیروز کو شامل کیا جا رہا ہے جو تشدد، خون خرابہ اور دہشت گردی میں یقین نہیں رکھتے ہیں۔

نازش: لیکن وہاں..... I mean to say..... اس ملک میں آپ کا رول کیا ہوگا۔

سجاد: Very Important Role۔ امن اور شانتی کو فروغ دینا، بھائی چارے کا ماحول پیدا کرنا..... ملک کی معیشت کو سنبھالنا اور سنوارنا..... وہاں کے لوگوں میں تعلیمی بیداری پیدا کرنا۔ سنا ہے کہ اس ملک کو دہشت گردی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے مگر ہم سب کو مل جل کر ایک ایسا لائحہ عمل اپنانا ہوگا کہ دہشت گردی کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو۔

نازش: کیا ایسا ممکن ہے.....

سجاد: ہاں ایسا ممکن ہے۔ لیکن اس کے لئے Dedication اور Sincereity کی ضرورت ہے۔

نازش: کب جانا ہوگا اور کتنے دنوں کے لئے.....

(موسیقی کی ایک تیز لہر ابھرتی ہے اور فیڈ آؤٹ ہو جاتی ہے)

سجاد: کسی بھی وقت جانے کے لئے کہا جاسکتا ہے۔ کب تک وہاں رہنا ہوگا ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم مجھے ہر پل ہر گھڑی اپنے قریب پاؤ گی۔

نازش: (افردہ انداز میں) کیسے.....

سجاد: میں تمہارے دل کی دھڑکن بن کر تمہارے پاس رہوں گا (ہلکی ہلکی موسیقی ابھرتی ہے)..... تمہارے ذہن کی سوچ بن کر تمہارے وجود میں پوشیدہ رہوں گا اور.....

نازش: (باٹ کاٹے ہوئے) جانے بھی دیجئے کیپٹن سجاد..... کیا معلوم وہاں جا کر ہماری یاد بھی آئے گی۔ چلئے اب Change کر لیجئے۔ تب تک میں کافی بنا لیتی ہوں۔

(موسیقی میں شدت آتی ہے اور فیڈ آؤٹ.....)

Change Over

سجاد: (خودکلامی) بس ایک خواب تھا جو لمحہ بن کر ٹوٹ گیا، ٹوٹ کر فنا ہو گیا۔ اب کچھ بھی نہیں، ہاں راکھ اور مٹی ہے اور یہ ٹوٹا ہوا جلا ہوا کھلونا..... نازش اور میرے پیار کا سنگم ٹوٹ چکا ہے۔ وہ کلی مسلی جا چکی ہے..... وہ پھول مر جھا چکا ہے۔
(موسیقی اُبھرتی ہے اور فیڈ آؤٹ ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی سجاد کے رونے کی آواز اُبھرتی ہے۔)

سجاد: (روتے ہوئے) میرا بیٹا..... میری خوشیوں اور تمنائوں کا مرکز، میرے مستقبل کی تعبیر، مجھے دیکھے بغیر ہی جانے راکھ کے کس ڈھیر کے نیچے سوچکا ہے، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے، پھر کبھی نہ دیکھنے کے لئے، پھر کبھی نہ ملنے کے لئے۔
سجاد روتے روتے رُک جاتا ہے اور پھر موسیقی اُبھرتی ہے اور فیڈ آؤٹ ہو جاتی ہے)
سجاد: مجھے یاد آرہی ہے وہ شام..... اُس شام کی پیاری پیاری باتیں، نازش اور میری باتیں، وہ شام جیسے سارے جہاں کی خوشیاں میرے لئے سمیٹ کر لائی تھی.....
ہاں نازش نے مجھے بتا دیا تھا کہ وہ ماں بننے والی ہے۔ ماں..... میرے بچے کی ماں..... ہم دونوں کا بچہ.....

(.....وقفہ.....)

(.....کوئی پیکٹ کھولنے کے تاثرات.....)

سجاد: اب آ..... وُ بھی نا

نازش: بڑے بے قرار نظر آ رہے ہیں آپ..... کوئی خاص بات.....

سجاد: ہاں بڑی خاص بات ہے۔ ایک دم Confidential۔ آؤ تو سہی

نازش: کہیے، کیا ہے۔

سجاد: بس دیکھتی جاؤ۔

نازش: ارے یہ کیا.....

سجاد: کھلونے.....

نازش: کس کے لئے.....

سجاد: منے کے لئے.....

نازش: منے کے لئے (ہنستی ہے) ابھی سے۔ سندر ہیں.....

سجاد: کون.....

نازش: یہ کھلونے.....

سجاد: میں سوچ رہا تھا میری تعریفیں ہو رہی ہیں.....

نازش: جی نہیں، آپ کی نہیں.....

سجاد: میرا منا بھی خوبصورت ہوگا..... سندر ہوگا.....

نازش: آپ کیسے کہتے ہیں کہ لڑکا ہی ہوگا.....

سجاد: میرا دل کہتا ہے.....

نازش: اور میں کہتی ہوں کہ لڑکی ہوگی..... ایک پیاری سی منی.....

سجاد: دیکھتے ہیں کہ منے کا باپ جیت جاتا ہے یا منی کی ماں.....

(..... دونوں ہنستے ہیں..... اور اسی ہنسی کے دوران ایک نوزائیدہ بچے کے رونے

کی آواز اُبھرتی ہے اور فیڈ آؤٹ ہو جاتی ہے.....)

Change Over

(..... فون کی گھنٹی بجتی ہے، ریسور اٹھانے کی آواز.....)

سجاد: Captain: Sajad Speaking

Sir - That has been done - After the meeting was over, I had a talk with Maj: Peter - Yes Sir - we will jointly sort out the matter - Right Sir Thank You Sir.....

(.....فون کاریسور نیچے رکھنے کی آواز.....)

سجاد: (خود سے) ارے یہ کیا.....نازش کا خط.....

(خط کھولنے کی آواز.....)

سجاد: میرے اچھے ساتھی

(.....اور پھر سجاد کی آواز نازش کی آواز میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ نازش کی آواز

میں.....) ہاں میں ہار گئی اور تم جیت گئے..... لڑکا ہوا ہے ہمارے ہاں..... تمہارے

جیسا، تم کب آرہے ہو اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لئے..... اُسے دیکھ کر مجھے محسوس ہوتا

ہے جیسے اس کی معصوم آنکھیں تمہیں تلاش کر رہی ہیں جیسے وہ اپنے کو مل نزم نزم

ہونٹوں سے تمہیں پایا کہنے کی کوشش کر رہا ہے..... بولو کب آرہے ہو۔

(.....نازش کی آواز..... سجاد کی آواز کے بدلے.....)

تمہاری اپنی..... نازش۔

(اور پھر دور سے بچے کی آواز سنائی دیتی ہے.....)

پاپا..... پاپا..... اور فیڈ آؤٹ

سجاد: (ہنستے ہوئے) I am a father now..... میں آؤں گا نازش..... ضرور آؤں

گا..... تم سے ملنے..... اپنے پیارے بیٹے کو دیکھنے.....

(فون ڈائل کرنے کی آواز.....)

Capt: Sajad this end, could I come to see the Boss: سجاد:
Thank You

فون کاریسور رکھنے کی صدا اور فیڈ آؤٹ

.....وقفہ.....

(آہستہ سے کمرہ کھٹکھٹانے کی آواز اور پھر دروازہ کھولنے کی صدا)

آفیسر: Yes Come in

سجاد: Thank You, Sir

آفیسر: How are you Captain

سجاد: Fine Sir

آفیسر: Pl. sit down

سجاد: Thank You Sir

آفیسر: کیسے آنا ہوا۔ صبح تو ہم مل چکے ہیں، کوئی خاص بات..... آپ کے ہاتھ میں کیا ہے۔

سجاد: سر یہ لیٹر ہے، میرے نام

آفیسر: Oh, I see

سجاد: یہ میری مسز کا لیٹر ہے۔ کشمیر سے آیا ہے۔ میرے گھر سے.....

آفیسر: (ہنستے ہوئے) ہاں ہاں جانتا ہوں کہ آپ جموں و کشمیر سٹیٹ سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ کا گھر کشمیر میں ہے۔ ویسے آج آپ بہت خوش نظر آ رہے ہیں I mean excited کوئی خاص بات.....

سجاد: Yes, Sir میں باپ بن گیا ہوں، ایک بیٹے کا باپ.....

آفیسر: Congratulations..... بہت بہت مبارک.....

سجاد: Sir, I have a request

آفیسر: ہاں ہاں بولئے.....

سجاد: میں گھر جانا چاہتا ہوں۔ کشمیر..... For a brief visit.....

آفیسر: کشمیر؟ (آہ بھرتا ہے) کشمیر..... جنت کشمیر.....

سجاد: Kindly allow me

(..... بہت شدت کی موسیقی اُبھرتی ہے اور فیڈ آؤٹ ہو جاتی ہے.....)

سجاد: سر میں چلا جاؤں

آفیسر: کیپٹن میں جانتا ہوں کہ آپ کا گھر جانا ضروری ہے لیکن آپ بھول رہے ہیں کہ آپ اپنے گھر، اپنے شہر اور اپنے ملک سے دور یہاں ایک مقصد لے کر آئے ہیں اور وہ مقصد ہے اس دیش میں امن و شانتی قائم رکھنا، اس ملک کی سالمیت کی حفاظت کرنا، اس مقصد کی بقاء کے لئے نہ صرف ہمارے ملک سے فوجی آفیسرز یہاں آئے ہیں بلکہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ دوسرے ملکوں سے بھی فوجی اور غیر فوجی آفیسریں یہاں موجود ہے

سجاد: سر میں یہ سب کچھ جانتا ہوں۔ I am a part of this team۔ میں جانتا ہوں کہ یہ فیصلہ انٹرنیشنل لیول پر ہوا ہے لیکن میرا

آفیسر: (باٹ کاٹتے ہوئے) آپ ایک اچھے آفیسر ہیں، اس ملک میں امن و شانتی قائم کرنے میں ایک اہم رول ادا کیا ہے، یہاں کے بے سہارا اور لاچار لوگوں کے ساتھ مل جل کر ان کی اُمیدوں میں رنگ بھر دیا ہے۔

سجاد: سر مجھے اس بات کا پورا پورا احساس ہے لیکن میرا گھر، میرا شہر، میرا ملک وہاں بھی تو میری ضرورت ہے۔ میں صرف اپنے بچے کو دیکھ کر لوٹ آؤں گا..... بہت جلد آفیسر: اور وہاں (خاموش ہو جاتا ہے).....

سجاد: سر آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں

آفیسر: ہاں میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے شہر کو حالات نے ایک ایسے موڑ پر کھڑا کر دیا ہے جہاں زندگی ریزہ ریزہ ہو چکی ہے اور وہاں خود کو تلاش کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ میں ایک آفیسر کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک دوست، ایک رہبر کے حیثیت سے کچھ کہنا چاہوں گا۔

سجاد: کہیے سر

آفیسر: آپ اپنی بیوی اور بچے کو وہاں سے لے آؤ۔ I shall provide you all the

facilities

سجاد: وہاں سے لے آؤں مگر کیوں؟ سر ہمارا بچہ ہوا ہے۔ نازش اور میرا بچہ، اُس کو اسی جنت میں پلنا ہے، پینا ہے، پڑھنا لکھنا ہے، آگے بڑھنا ہے، اُسی جنت میں، اُسی دھرتی میں اپنے مستقبل کو سجانا اور سنوارنا ہے۔

آفیسر: اور وہ جنت، آپ کی وہ دھرتی..... آپ شاید بھول رہے ہیں، آپ کی وہ جنت آہوں اور کراہوں سے ہم کنار ہو چکی ہے، اُس جنت میں موت اور ویرانی کا سناٹا ہے، اُداسیوں نے گھیر رکھا ہے سارے کشمیر کو..... وہاں ہلچل تو ہے لیکن بے جان، آواز تو ہے لیکن خوف سے سہمی ہوئی، ڈری ہوئی۔

سجاد: جانتا ہوں سر، لیکن آپ ہی بتائیے اس کا ذمہ دار کون ہے۔

آفیسر: I don't know

سجاد: آپ شاید واقعی نہیں جانتے۔ میں بھی نہیں جانتا لیکن کبھی نہ کبھی ایک مورخ ضرور پیدا ہوگا جو اس کی تاریخ لکھے گا..... اور تاریخ..... کسی بھی ملک کی ہسٹری ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔

آفیسر: تب تک بہت دیر ہو چکی ہوگی آفیسر:

سجاد: اب میرے لئے کیا حکم ہے۔

آفیسر: ٹھیک ہے، آپ جانے کے لئے بضد ہیں، میں چھٹی منظور کرتا ہوں۔ آپ اپنا چارج کیپٹن ورما کو دے دیجئے.....

سجاد: Right Sir

آفیسر: You can now proceed on one months earned leave...

سجاد: Thank you Sir

آفیسر: آپ جانے کی تیاریاں کر لیجئے..... Ask my PA to book your seat

سجاد: Thank you very much, Sir

آفیسر: My good wishes are with you